اصحابِ صُفہ کے ساتھ حضورؐ کا برتاؤ

پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک، ایثار، ہمدردی اور محبت اور شفقت کا احادیثِ نبویؐ اور واقعات کی روشنی میں جائزہ لیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی عیاں ہو جائے گی کہ اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسی کے ساتھ کس طرح پیش آنے اور کس طرح ان کے ساتھ معاملہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ خود اس باب میں آپؐ نے امت کے لیے کیسا بلند اسوہ اور اعلیٰ نمونہ چھوڑا ہے جو رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لیے شمعِ ہدایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو اندازہ ہوگا کہ آپؐ رات و دن، صبح و شام کس طرح اپنے ہمسایہ اور پڑوسی کی فکر میں سرگرداں اور بے چین رہتے تھے۔ آپ کو اپنے تمام پڑوسیوں میں اصحابِ صُفہ کا بہت ہی خیال رہتا تھا ان کی ضرورت کو سب کی ضرورت پر ترجیح دیتے تھے۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے حضرت فاطمہؓ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، ابا جان! چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے ہیں مشکیزہ اٹھانے کی وجہ سے چھالے پڑ گئے ہیں لہذا آپ مجھے کوئی لونڈی عنایت فرمایئے، جس سے میرے کام میں میری مدد ہو سکے۔ آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم کو غلام اور باندی دوں اور اصحاب صفہ بھوکے مریں۔ (بخاری شریف)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے توکل پیشہ صحابی حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا جب شوربا پکاؤ تو پانی بڑھا دو اور اس سے اپنے ہمسایوں کی خبرگیری کرتے رہا کرو۔
(مسلم شریف)